1988- 8- 17 صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق اپنے قریب ترین ساتھیوں جنرل اختر عبدالرحمٰن بریگیڈیئر صدیق سالک ودیگر ہمرکاب اہم فوجی آفیسران C.130 طیارے میں سوار بہاولپور کی فضا میں حادثے کا شکار ہو کر تمغہ شہادت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ان شہداء کو فاتحین افغانستان اور روس شکن کہا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج حالات نے ایسی قلابازی کھائی کہ حق خود ارادیت کے لیے جدوجہد کرنے والوں اور جہاد ومجاہدین کی کارروائیوں کا سہرا انہی شہداء کے ذمہ بطور قومی جرم لگایا جاتا ہے۔ آہ! جس کے من میں کچھ سوجھے ان مظلوموں کے کھاتے میں ڈال دیئے، مگر ان عظیم ہستیوں کا دفاع کرنے والا یا ایک آدھ لفظ بولنے والا کوئی نہ رہا۔ محمد نعیم عارفی نے کیا خوب کہا ؎

وہ جس کے ساتھ رواں تھا یہ کاروانِ وجود — وہ جس کے نام سے لرزاں تھے سب یہود وہنود
کمان میں رہے جس کی شہادتوں کے جنود — وہ مردِ حق تھا بہر سمت حاضر وموجود
زمان کی ہے کوئی قدغن، نہ اب مکان کی قید — امر رہے گا ہمیشہ وہ زندۂ جاوید

’کان الفقید أحد الأركان الرئيسية فى منظمة المؤتمر العالم الإسلامى ومن أكثر قادتها انفعالا بالقضايا المتصلة بشعوبها وظل مجاهدا صادقا من أجل إزالة الظلم الدولي المتسلّط على الشعوب الإسلامية حتى اختاره الله شهيدا مجاهدا لإقامة الحكم الإسلامى فى افغانستان الجهاد......“

[ہفت روزہ المجتمع کویت مؤرخہ ۲۳ اگست ۱۹۸۸ء شمارہ نمبر ۸۷۹]

1961- 8- 21 تحریک احرار کے رہنما اور معروف خطیب وادیب عطاء اللہ شاہ بخاری نے وفات پائی۔ آپ کا آخری مرقد ملتان میں ہے۔

632- 8- 22 رسول اللہ ﷺ کے بچپن کے ساتھی، یارِ غار، ثانی اثنین، سسرِ سید الکونین، خلیفہ اول حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔ یہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کی تاریخ تھی۔

اہم عالمی خبریں

ابوعبداللہ

سانحہ ایبٹ آباد حقیقت یا افسانہ ......!؟

۲ مئی کو بلال ٹاؤن ایبٹ آباد میں اسامہ بن لادن کے مشتبہ مکان پر امریکی کمانڈوز کے ایکشن کے نتیجے میں پیدا ہونے والے احوال وواقعات وطن عزیز کے لیے ایک بار پھر کٹھن آزمائش بن گئے۔ امریکہ کی جھولی میں بیٹھ کر بی بھارت بھی حسب روایات اپنا موروثی حق سمجھ کر پاکستان کو دانت دکھانے لگی۔ اور ہر قسم کی ہرزہ سرائیاں اور اتہامات لگانے میں اپنے تئیں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

اسامہ بن لادن جب روسیوں کے خلاف میدان جہاد میں اتر آیا، تب عالم اسلام کے علاوہ امریکہ ومغرب میں بھی ہردلعزیز شخصیت تھے۔ لیکن روسی انخلاء کے بعد وہ عالمی سطح پر متنازعہ ترین شخص بن گیا۔ بعض تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ وہ ﴿خلطوا عملا صالحا و آخر سیئا﴾ کا مصداق ہوا ہے۔ اس کی خوبیاں بھی ہیں اور خامیاں بھی۔ بعض کے ہاں وہ پسندیدہ ترین شخص ہے یہاں تک کہ دنیا میں بہت سے بچوں کا نام بطور محبت ''اسامہ'' رکھا گیا۔ جبکہ امریکہ اور پوری دنیا کے نزدیک وہ خوف وہراس اور دہشت کا دوسرا نام تھا۔ اس طرح بن لادن اپنی موت کے بعد پہلے سے زیادہ پراسرار اور دیومالائی کردار بن گیا ہے۔ کچھ حضرات اس واقعے کو سرے سے نہیں مانتے، ان کا نقطہ نظر کچھ کمزور نہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ امریکہ کا اس وقت صرف افغانستان میں ہفتہ وار دو ارب ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔ لہٰذا وہ باعزت طریقے سے نکلنے کے لیے کسی معقول بہانے کی تلاش میں تھا۔ جب القاعدہ کے بانی کو ہی مارا گیا تو مزید وہاں رہنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس ضدی فریق کا اصرار ہے کہ امریکہ کے لیے یہ اقدام ممکن تھا کہ کوئی زہریلی گیس چھوڑ کر اسامہ کو زندہ گرفتار کیا جاتا اور اسے قید بامشقت میں رکھ کے ٹرائل کیا جاسکتا تھا۔ یا کم ازکم اس کی لاش ہی دکھائی جاسکتی تھی۔ اس کے برعکس چالیس منٹ کے اندر کمانڈو ایکشن لیا گیا۔ جیسے جادو کی چھڑی گھمائی تو بلامزاحمت اتنی بڑی شخصیت ماری گئی، پھر چھڑی گھما کر اس کو وہاں سے باہر لایا گیا اور سمندر میں پھینک دیا گیا اور سمندر بھی نہیں معلوم کہاں کا ہے۔ اس کے پھینکتے ہی کوئی مچھلی کھا گئی جو پہلے سے منہ کھولی ہوئی منتظر تھی؛ اور وہ مچھلی ایک دم نو دو گیارہ ہوگئی۔

یہ ان زمینی حقائق کے علاوہ ہیں جو منچلے قسم کے لوگ اٹھاتے ہیں۔ بہرطور اصل معاملہ جو بھی ہو، ہمیں ایک سادہ لوح